خطبۂ جمعہ سلسہ نمبر: 23

برائے 12/ اکتوبر 2018

ماہ صفر: بھلائیوں کا سفر جاری رکھیں

نحمدہ ونصلی علٰی رسولہ الکریم۔ اما بعد۔ قال اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید۔
اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔
وَكُلَّ إِنسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ ۖ وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَابًا يَلْقَاهُ مَنشُورًا۔ اقْرَأْ كِتَابَكَ كَفَىٰ بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا (سورہ بنی اسرائیل آیت 13-14)
صدق اللہ العظیم۔

برادران اسلام !صفر اسلامی مہینوں کی ترتیب کا دوسرا مہینہ ہے، جس سے ہم گزر رہے ہیں۔ صفر کے لفظی معنی خالی معدہ کے ہیں۔ اسلام سے قبل دور جاہلیت میں عرب جس طرح بہت سے توہمات اور خرافات کے شکار تھے اسی طرح وہ اس ماہ صفر کو بھی منحوس اور بھوت پریت کا مہینہ تصور کیا کرتے تھے، وہ جس طرح کسی کام یا سفر کو شروع کرنے سے پہلے پرندے کو اڑایا کرتے تھے اگر پرندہ دائیں جانب اڑتا تو اس کام یا سفر کو اچھا جان کر شروع کر دیتے تھے اور اگر پرندہ بائیں جانب اڑتا تو اس کام اور سفر کو منحوس خیال کر کے ترک کر دیتے تھے، اسی طرح اس مہینے کو منحوس اور بھوت پریت کا مہینہ کہتے تھے۔ مسلسل تین حرمت والے مہینوں کے بعد یہ مہینہ جنگ وجدال اور قتل وقتال کا پہلا مہینہ ہوتا تھا جس میں سارا عرب معاشرہ اپنے گھروں کو خالی کر کے سارے ساز وسامان اور اہل وعیال کا ایک قافلہ لیکر میدان کارزار میں جمع ہوتا تھا اور اپنے نام ونمود، حسب ونسب اور انتقامی جنگوں میں مصروف ہو جاتا تھا۔ اس لیئے عرب اسے صفر المکان یعنی گھروں کو خالی کرنے کا مہینہ کہتے تھے۔ اس مہینے میں لڑائی جھگڑوں اور قتل وقتال کی زیادتی کی وجہ سے بہت سے قتل ہو جاتے تھے۔

عربوں نے جب دیکھا کہ اس مہینے میں لوگ قتل ہو جاتے ہیں اور گھر برباد وخالی ہو جاتے ہیں تو انہوں نے اس مہینے کو اپنے لیئے منحوس قرار دیا۔ اور گھروں کی بربادی اور ویرانی کی اصل وجہ کی طرف توجہ نہ دی اور

نہ ہی اپنے غلط کاموں کا احساس کیا، لڑائی جھگڑوں، جنگ و جدل سے کنارہ کشی نہ کی بلکہ اس مہینے کو اپنے لیے منحوس قرار دیا، جس کی وجہ سے انہوں نے اس مہینے میں مختلف قسم توہمات اور خرافات ایجاد کیئے، اور کہا کہ ان کے ذریعے ہم اس مہینے کے شر اور نحوست سے بچتے رہینگے، مگر حقیقت میں نہ اس مہینے میں نحوست و مصیبت ہے اور نہ ہی یہ بدبختی اور بھوت پریت کا مہینہ ہے بلکہ ان کے اپنے اعمال کی وجہ سے وہ مصائب و آفات میں مبتلا ہو جاتے تھے، اور اپنی جہالت کی وجہ سے اس مہینے کو منحوس اور بھوت پریت کا مہینہ تصور کرتے تھے۔

جو قومیں دین فطرت اسلام سے اعرض کرتی ہے وہ اسی طرح توہمات اور بدشگونیوں کا شکار ہو جاتی ہے پھر انہیں ہر کام ہر چیز منحوس نظر آتی ہے، یہ توہمات اور بدشگونیاں انسان کو اندر سے کمزور کر دیتی ہے، اس کے برعکس اللہ تعالیٰ کی ذات پر پورا کامل و اکمل یقین انسان کو مضبوط اور مستحکم بنا دیتا ہے، پھر انسان کسی دن کسی ہفتے یا مہینے کو منحوس نہیں کہتا بلکہ وہ ہر خیر و شر کا اللہ کے طرف سے ہونے کا یقین رکھتا ہے۔

برادران اسلام! اس سے زیادہ تعجب کی بات کیا ہو سکتی ہے کہ جس امت کے پاس قرآن جیسی کتاب اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسی ہستی کا اسوہ موجود ہے وہ خرافات میں مبتلا ہو۔

اسلام نے واضح کیا ہے کہ جیسے اعمال ہونگے ویسے ہی نتائج نکلیں گے، کوئی لمحہ، کوئی دن ہمارے لیئے منحوس نہیں ہے، ہاں ہماری بد اعمالیاں ضرور ہمارے لیئے منحوس ثابت ہوتی ہیں۔ میں نے آغاز میں سورہ بنی اسرائیل کی جو آیات آپ حضرات کے سامنے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

"اور ہم نے ہر انسان کا شگون اس کے گلے میں لٹکا رکھا ہے اور قیامت کے روز ہم ایک کتاب اس کے لیے نکال لیں گے جسے وہ کھلا ہوا پائے گا، (اور کہا جائے گا) پڑھ اپنا اعمال نامہ، آج اپنا حساب لگانے کے لیے تو خود ہی کافی ہے"۔

حضرات کسی دن یا مہینہ کو اپنے لئے منحوس خیال کرنا جہالت ہے۔ البتہ یہ بات طئے ہے کہ انسان کو اپنے اعمال کی شامت بھگتنی پڑتی ہے۔

ماہ صفر کو نحس سمجھ کر ہمارے مسلمان بھائی خاص طور 13 صفر کو صدقہ نکالتے ہیں اور اس کے لئے بھی عجیب و غریب طریقے اختیار کئے جاتے ہیں جن کی کتاب و سنت میں کوئی اصل موجود نہیں ہے۔ یہ بات تو احادیث سے ثابت ہے کہ صدقہ دینے سے بلائیں ٹلتی ہیں اور اللہ تعالی صدقات سے خوش ہوتا ہے۔ لیکن صدقہ کے لئے غلط تصورات کے ساتھ ماہ صفر کو مخصوص کرلینا ٹھیک نہیں ہے بلکہ ہمیشہ حسب استطاعت صدقات کا اہتمام کیا جانا چاہئے۔

حاضرین کرام! اسلامی تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کئی اہم اور مبارک کام اس ماہ میں انجام دئے گئے ہیں جس سے مزید ثابت ہوتا ہے کہ اس ماہ میں نحست تو کیا اس کا شائبہ تک نہیں پایا جاتا۔ ماہ صفر میں مختلف اہم اور تاریخی حالات و واقعات کے ساتھ ساتھ غزوات و سرایا کی تعداد بھی بہت زیادہ ہیں۔ جیسا کہ امام ابن القیم رحمہ اللہ نے زادالمعاد میں اس کی جانب اشارہ کیا ہے، اسلام کی سب سے پہلی جنگ غزوہ بدر اسی مہینے میں لڑی گئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بذات خود اس غزوہ میں شرکت کی، اور مسلمانوں نے تعداد میں کم ہونے کے باوجود کفار کو عبرت ناک شکست سے دوچار کیا۔ غزوہ ابواء اور بئر معونہ بھی اسی مہینے کی یادگار ہیں۔ اسی طرح اسلام کی تاریخی فتح، فتح خیبر بھی اسی مہینے میں ہوئی، جس سے اسلام کو بہت تقویت ملی۔ اسی طرح اس مہینے کی 9 تاریخ کو قبیلہ خثعم کی جانب قطبہ بن عامر کی قیادت میں سریہ رہوا اور فتح حاصل ہوئی۔ دین اسلام کے اہم رکن جہاد کا حکم بھی اسی مہینے میں نازل ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۲۷ صفر کو حضرت اسامہ بن زید کی قیادت میں اپنی زندگی کا آخری لشکر روانہ فرمایا تھا، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض وفات کی شدت اور پھر وصال کی وجہ سے مدینہ کے قریب ایک میدان میں ٹھہرا رہا، اور بعد میں خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسے دوبارہ روانہ فرمایا۔ ازواج مطہرات میں سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے نکاح اور رخصتی بھی اسی مہینے میں ہوئی، حضرت صفیہ بنت حی رضی اللہ عنہ کا نکاح بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی مہینے میں ہوا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بعثت کے بعد جس طرح جہالت و ظلمت، کفر و شرک کی بیخ کنی کی اور اسے جڑ سے اکھاڑ پھینکا اسی طرح مختلف من گھڑت رسومات و خرافات اور خود ساختہ توہمات کا بھی خاتمہ کیا۔ صفر وہ

مہینہ ہے جس میں اگرچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے معمول کی عبادات کے علاوہ کوئی خاص عبادت نہ کی اور نہ ہمیں کرنے کا حکم دیا، نہ ہی کسی خاص بلا یا مصیبت و پریشانی سے بچنے یا اس کے لیے کسی تدبیر کا بھی حکم نہیں دیا، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماہ صفر میں بیماری، نحوست اور بھوت پریت وغیرہ کا کوئی نزول نہیں ہوتا (مسلم شریف)

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو بدشگونی کسی کام سے روک دے تو یقیناً اس نے شرک کیا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جہاں پہلی قوموں کا تذکرہ کیا ہے وہاں کئی اقوام کے بارے میں یہ بھی بتایا ہے کہ وہ اپنے انبیاء سے بدشگونی لیتے تھے اور جب کوئی مصیبت نازل ہوتی تو کہتے کہ اسی نبی کی وجہ سے آئی ہے مثلاً موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے بارے میں بتایا، ترجمہ - پس جب انہیں کوئی چیز ملتی تو کہتے ہیں ہم ہی اسی کے حقدار ہے اور اگر ان کا کوئی نقصان ہو جاتا تو موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں سے بدشگونی لیتے ہیں حالانکہ ان کی شومئ قسمت تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے لیکن ان میں اکثر لوگ نہیں جانتے (سورہ الاعراف) اسی لیے کسی چیز یا کسی دن میں یا مہینے میں کوئی بدبختی اور بھوت پریت نہیں ہے بلکہ ہمارے اعمال کی نحوست ہے۔ اسی لئے کسی دن اور مہینہ کو نحس خیال کرنے کے بجائے ہمیں بھلائیوں کا سفر جاری رکھنا چاہیے۔

محترم حاضرین! آج امت کو اوہام و خرافات اور بدعتوں سے پاک کر کے بھلائی کے کاموں پر ابھارنے اور خیر امت کا فریضہ انجام دینے کے لئے تیار کرنے کی ضرورت ہے۔ بھلائی کا کام یہ ہے کہ ہم اپنی اصلاح کریں، معاشرہ کی اصلاح کریں، نیکی اختیار کریں، نیکی عام کریں، برائی سے اجتناب کریں اور برائیوں اور فحش و بے حیائی کے عوامل کو روکیں۔ گھر میں اپنی اولادوں کی فکر کریں۔ اپنی ذمہ داریوں کو جانیں اور عمل کے لئے کمربستہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ہمیں دین کا صحیح فہم و شعور عطا کرے اور غلط تصورات و عقائد سے بچا کر ہمیں خالص اپنی خوشنودی کے کام انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ و آخر دعوان ان الحمد للہ رب العالمین۔